M.A Islamic Studies semister (1)Paper (101)

Date 04/06/2021

By. Dr.Mumtaz Alam

اول خلیفہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت صدیق اکبر کا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر تھی اپنے نام سے زیادہ وہ اپنی کنیت ابوبکر سے مشہور ہوئے ان کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی ان کے والد بھی نام سے زیادہ اپنی کنیت سے مشہور تھے حضرت ابوبکر کے نام کے ساتھ صدیق اکبر کا اضافہ بھی ہے چونکہ انہوں نے واقعہ معراج کو بغیر کسی تردد کے تصدیق کر دیا تھا اور بھی معاملے میں حضور کی ہر بات کو بلا چوں چرا مان لیا کرتے تھے اس لئے انہیں صدیق اکبر کا خطاب ملا تھا آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں حضور کے اعلان نبوت کرنے سے قبل بھی آپ حضور کے دوست تھے سفر وحضر میں کئی مرتبہ ساتھ رہے ہیں کئی مرتبہ تجارتی معاملہ میں ساتھ رہے ہیں اتنے قریب ہونے کے بعد بھی حضور کی زندگی اتنی پاکیزہ تھی کہ جب اعلان نبوت کیا تو فورا کلمہ پڑھ لیا مسلمان ہونے کے بعد ان کا رشتہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اور بھی مضبوط ہو گیا حضور کے قریب ہی رہنے لگے اسلام کے لئے انہوں نے بڑی سختیاں جھیلی غریب اور غلام مسلمانوں کو آزاد بھی کروایا آپ کے مال سے اسلام کو بڑا فائدہ پہنچا جنگ تبوک کے موقع پر آپ نے اپنا پورا اثاثہ لا کر حضور کے قدموں میں ڈال دیا پوچھے جانے کہا :ہمارے لئے اللہ ورسول کافی ہیں جب اول اول آٹھ ہجری میں حج فرض ہوا اس سال حضور نہیں جا سکے تھے تو ''امیر الحج'' بنا کر آپ کو روانہ کیا تھا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تمام صحابہ مکرم ہیں مگر جب حضور مرض الموت میں تھے تو آپ کے مصلی پر نمازوں کی امامت آپ ہی نے فرمایا اور جب حضور کا وصال ہو گیا تو باتفاق رائے آپ ہی امیر المومنین منتخب ہوئے

4.1.6 حضرت صدیق اکبر کا انتخاب اور پہلا خطاب

جب آپ خلیفہ منتخب ہو گئے تو آپ نے مجمع عام میں لوگوں کی بیعت لی اور عوامی اجلاس سے خطاب کیا آپ نے اپنے خطبے میں کہا:

اے لوگوں مجھے تمہارا حاکم بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری اطاعت کرو اور اگر غلط کام کروں تم سب مل کر مجھے سیدھا کر دو جو تم میں سب سے کمزور ہے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق اسے دلا دوں اور تمہارا طاقتور شخص میرے نزدیک کمزور یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق حاصل کر لوں اگر میں اللہ ورسول کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرنا اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت فرض نہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے خلیفہ بنتے ہی اسلامی خلافت کا بنیادی اصول وضع فرمادیا کہ مسلمانوں کا خلیفہ مطلق العنان نہیں اللہ ورسول کے فرامین کا کا پابند ہوتا ہے جو اس اصول پر کھرا اترے گا وہی خلیفہ کہلائے گا خلیفہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانی حقوق کی حفاظت کرے کمزور کو دبائے نہیں اور طاقتور سے دبے نہیں۔ اپنے آپ کو حاکم کے بجائے مسلمانوں کا خادم تصور کرے اسی بنیادی اصول کی پاسداری ان کے بعد تینوں خلفا نے کیا

4.1.7 اسلامی ریاست کا استحکام

حضرت صدیق اکبر کے خلیفہ بنتے ہی ان کے سامنے سب سے بڑا چیلنج اسلامی ریاست کا استحکام تھا اس لئے بہت سے لوگ اسلام کے اہم فرض زکوۃ کو ادا کرنے سے انکار کرنے لگے جنہیں مانعین زکوۃ کہا جاتا ہے بہت سے لوگوں نے جھوٹی نبوت کا دعوی کر دیا ادھر شام کی طرف حضرت اسامہ کی سرپرستی میں لشکر روانہ کرنا تھا کچھ لوگ اسلام سے منحرف ہو کر ارتداد اختیار کر چکے تھے آپ کی سیاسی بصیرت کی وجہ سے یہ تمام معرکے سر ہو سکے اور اسلام مستحکم ہو گیا

مانعین زکوۃ سے جہاد

مانعین زکوۃ میں زیادہ تر وہ لوگ تھے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلامی شوکت کو دیکھ کر ڈر اور خوف سے اسلام قبول کر لیا تھا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کہنا شروع کیا کہ زکوۃ ایک مالی جرمانہ ہے جو دے دیا سو دے دیا اب ہم زکوۃ ہرگز ادا نہیں کریں گے بعض نے کہا کہ ہم زکوۃ کو چھوڑ کر اسلام کے تمام فرائض کو ادا کرنے کے لئے تیار ہیں بعض نے کہا کہ وہ زکوۃ کا مال بیت المال میں جمع نہیں کریں گے بعض نے کہا ہم زکوۃ اپنی مرضی سے ادا کریں گے لیکن یہ معاملہ صاف تھا کہ یہ منع زکوۃ کی آڑ میں اسلام کے باغی ہو چکے تھے یہ مدینہ پر حملہ آور بھی ہونا چاہتے تھے جب آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ان کے خلاف کاروائی کے متعلق رائے چاہی تو ان کی رائے تھی کہ ابھی اس سے تعرض نہ کیا جائے وجہ یہ تھی مدینہ میں فوج کی کمی تھی فوج شام کی طرف گئی تھی وہ مرتدین کے خلاف پہلے صف آرا ہونے کی رائے رکھتے تھے مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے مانعین زکوۃ کو زیر کرنا بھی ضروری سمجھا ان کے خلاف مہم بھیجی اور ان کو شکست دے کر ان کی کمر توڑ دی اور انہیں زکوۃ ادا کرنے پر مجبور کیا

دوسرا طبقہ مرتدین کا تھا یہ ان قبائل کے لوگ تھے جنہوں نے اسلام کی شوکت دیکھ کر اسلام قبول کر لیا تھا مگر اسلام ان کے دلوں میں نہیں بسا تھا حضور کے وصال کے بعد انہوں نے اسلام سے پھرنے کا اعلان کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کے خلاف بھی فوجی مہم بھیجی اور مرتدین کا خاتمہ کیا بہت سے لوگ پھر پلٹ کر اسلام میں داخل ہو گئے

تیسرا طبقہ جھوٹے مدعیان نبوت کا تھا جس کا آغاز حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے ہی میں ہو گیا تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالہ عنہ کے عہد میں کثرت سے لوگوں نے جھوٹے نبی ہونے کا دعوی کر دیا جن لوگوں نے نبی ہونے کا دعوی کیا وہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) اسود عنسی اس شخص کا تعلق قبیلہ مذحج سے تھا یمن کے علاقے میں اس نے نبی ہونے کا دعوی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں کیا تھا بہت سے لوگوں نے اسے اپنا سردار بنا لیا تھا

(۲) مسیلمہ کذاب اس کا تعلق بنو حذیفہ سے تھا یہ یمامہ کے علاقے کا رہنے والا تھا عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا تھا اس نے اپنے قبیلے اور اپنے علاقے کے دوسرے قبائل کو اپنا ہمنوا بنا لیا

(۳) سجاح بنت الحارث اس کا تعلق قبیلہ تمیم و تغلب سے تھا اس نے اس اپنے دعوی نبوت سے تغلب، نمر، شیبان اور ربیعہ کے قبائل کو متاثر کیا بعد میں اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کر دی اور میاں بیوی دونوں نے جھوٹے دعوی نبوت کی تشہیر کی مہم چلائی بہت سے لوگ اس کے دام فریب میں آ گئے

طلیحہ اسدی اس نے بنو اسد، بنو فزارہ، بنو طے اور غطفان کے قبیلوں کے نبی ہونے کا دعوی کیا یہ مدینہ کے شمال میں تھا

حضرت ابوبکر صدیق نے ان سب کے خلاف فوجی مہمیں بھیجیں اور کامیابی سے سب کو شکست دیا اس جنگ میں سب سے خونریز جنگ یمامہ کی جنگ تھی جس میں مسلمانوں کو کافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا بہت سے حفاظ صحابہ شہید ہو گئے جن کی تعداد پانچ سے سات سو تک بتائی جاتی ہے مگر ان قربانیوں کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت سے عرب کی سرزمین پاک ہو گئی اور حضرت ابوبکر کی سیاسی بصیرت نے مانعین زکوۃ، مرتدین اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے سے اسلامی ریاست کو محفوظ فرما دیا